حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

مبصر: صبیح ہمدانی

● کتاب: فرقہ واریت اور انتہا پسندی کے رجحانات　　مؤلف: پروفیسر عبدالخالق سہریانی بلوچ

ضخامت: ۱۸۰ صفحات　　　ناشر:　　ایوانِ علم وادب پاکستان۔ کندھ کوٹ ضلع جیکب آباد سندھ

اُمّتِ مسلمہ نیابت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب پر فائز اُمّت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں اس اُمّت میں ہمیشہ ایک گروہ حق کی اس روشنی سے مستنیر رہے گا جس کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ اس گروہ کو مخالفت کرنے والوں کی مخالفت سے اور ساتھ چھوڑ دینے والوں کے ساتھ چھوڑ دینے سے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔

اس کامیاب وکامران جماعت کو احادیث مبارکہ کی روشنی میں اہل السنّت والجماعت کہتے ہیں۔ یہی وہ العروۃ الوثقی اور حبل اللہ ہے جس کے ساتھ تمسّک اور وابستگی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ہاں نجاتِ اخروی کا اکلوتا راستہ ہیں۔

پروفیسر عبدالخالق سہریانی بلوچ ملک کے معروف ماہرِ تعلیم اور اہلِ قلم ہیں۔ تاریخ اسلام کا سیاسی مطالعہ ان کا خصوصی ذوق ہے۔ درسیاتی تاریخی کتابوں کے مقبول عام موضوع اسبابِ زوالِ اُمّت (بروزن: اسبابِ زوالِ سلطنت مغلیہ، اسبابِ زوال روم وغیرہ وغیرہ) سے انہیں خصوصی دلچسپی ہے۔ اور اس موضوع پر وہ صاحب تصنیف بزرگ ہیں۔

زیرِ نظر کتاب ان کی تازہ تحقیق وتالیف ہے۔ جیسا کہ نام سے واضح ہے، اس کتاب میں اُمّت مُسلمہ کے تناظر میں فرقہ واریت اور انتہا پسندی کے رجحانات کا تاریخی مطالعہ کر کے اس کے حل کو تجویز کیا گیا ہے۔

محترم پروفیسر صاحب کی نیت وعمل سے پوری خوش گمانی اور ظنِ خیر کے باوجود ایک خالی الذہن قاری اس کتاب سے کسی قدر منفی تأثرات اخذ کرتا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔　اُمّتِ مُسلمہ کے تناظر میں اہلِ اسلام کی بنیادی تقسیم دو ہی گروہوں میں ہے۔ متبعین اور مبتدعین۔ ہم فاضل مؤلف کو ماشاء اللہ اہلِ اتباع میں سے سمجھتے ہیں لیکن اگر کوئی صاحب اس کتاب کی عبارتوں سے مبتدعہ کی تائید نکالنا چاہیں تو انہیں کسی دقّت کا سامنا نہیں ہوگا۔

۲۔　یہ کتاب قاری کو بتاتی ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی خرابی تفرقہ اور گروہ بندی ہے۔ اور اسی خرابی کو دور کرنے کے

لیے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا گیا۔ یہی اُمّتِ مُسلمہ کا بحیثیت مجموعی سب سے بڑا جرم ہے جو اہلِ اسلام کے ادبار وزوال کا بنیادی اور مرکزی سبب ہے۔ عبارت آرائی کی پوری خوبصورتی کے باوجود، مقصدِ بعثتِ انبیاء کی یہ تخریج پروفیسر صاحب کے اپنے ذہنِ رسا کا نتیجہ ہے اور اس کو پایۂ ثبوت تک پہنچانا خاصا مشکل ہے۔

۳۔　اسبابِ زوال کے تعین سے پہلے ’’نفسِ عروج وزوال‘‘ کے تصورات کی توضیح نہایت ضروری ہے۔ جہاں یہ سوال اہم ہے کہ زوال کیوں ہوتا ہے وہاں اس سے کہیں بڑھ کر اہم یہ ہے کہ زوال کہتے کس کو ہیں۔ زیرِ نظر کتاب اس اہم تر اور بنیادی نوعیت کے سوال کے بارے میں کوئی رہنمائی نہیں کرتی۔

۴۔　زیرِ نظر کتاب میں بار بار ایک خیال کو عبارت بدل بدل کر ادا کیا گیا ہے کہ کفر کی نظر میں اسلام سے وابستہ تمام فرقے برابر ہیں اور کفر کی یلغار اہلِ اسلام کے فرقوں کے لیے مختلف نہیں ہے۔ بزمِ خیال کا یہ جامِ جہاں نما ہزار دل کش سہی، عالمِ واقعی میں یہ ہے کہ طاغوتِ اکبر امریکہ کے اُمّت کے خلاف کھولے گئے سب محاذوں پر اس کا حلیف فرقہ اور باقی اُمّت بالکل علیحدہ علیحدہ ممتاز اور نمایاں ہیں۔ وہ عراق ہو یا افغانستان، لبنان و فلسطین وشام ہوں یا افریقہ کے ممالک ہر جگہ ایک فرقہ باقی امت سے مختلف صف آرا ہے۔ ایران امریکہ معاہدے کے بعد تو یہ حقیقت مزید برہنہ ہو چکی ہے۔

۵۔　اگر زوال کا واحد اور اکلوتا سبب فرقہ واریت اور تفرقہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ اُمّت عثمانی خلافت کے سقوط تک اپنے عروج پر متمکن رہی جب کہ خود اس کتاب میں موجود واقعات کی روشنی میں اُمّت کبھی بھی فرقہ واریت اور تفرقہ سے خالی نہیں ہوئی۔ نیز یہ کہ وہ اقوام جو فاضل مؤلف کے الفاظ میں ’’ناقوسِ لمن الملک‘‘ بجا رہی ہیں اور تاجِ امامت سر پر سجائے ہوئے ہیں، کیا وہ آپس کے اختلافات اور تفرقے ختم کر چکی ہیں؟ پروفیسر صاحب محترم نے تاریخِ اسلام کے ایم اے کے دوران اسلامی تاریخ میں اختلاف کے بہت سے واقعات پڑھ رکھے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ان ناقوس سرا اقوام کی تاریخ کے ماضی وحال کے اختلافات پر اور تفرقوں پر بھی مطالعہ فرمالیں ان شاء اللہ اسلامی تاریخ کے بارے میں اُن کا تأثر اگر یکسر تبدیل نا بھی ہوا تو اُس کا عنوان ضرور بدل جائے گا۔

۶۔　اس کتاب کو پڑھ جائیے، آپ کو احساس ہو گا کہ فاضل مؤلف اپنی نیک نیتی اس پالیسی پر عمل پیرا ہیں جسے ’’باغباں بھی خوش رہے، راضی رہے صیاد بھی‘‘ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اب ستم یہ ہے کہ اس کے نتیجے میں نہ تو باغبان راضی ہوتا ہے نہ ہی صیاّد ذوقِ شکار ترک کرنے پہ آمادہ ہوتا ہے۔

۷۔　فرقہ واریت اور انتہا پسندی کی تاریخ اور اسباب اور حل جیسے اہم موضوعات پر ایک مؤقر کتاب کا مصنف ’’فرقہ واریت‘‘ کی بنیادی اصطلاح کے بارے میں ابہام کا شکار نظر آتا ہے۔ کتاب کے صفحہ نمبر ۱۹ پر انبیاء کی اُمّتوں (یہودی،

عیسائی) کو فرقے قرار دیا گیا ہے۔ صفحہ ۱۴۲ پر فقہی اختلافات کو بھی فرقہ واریت سمجھا گیا ہے۔ صفحہ ۷۶، ۷۷ پر قومی، لسانی اور سیاسی فرقہ واریت کی مثالیں بھی مندرج ہیں۔ جب کہ پوری کتاب کا تاثر یہ ہے کہ ’’فرقہ واریت‘‘ کی اصطلاح بنیادی طور پر مذہبی پس منظر رکھتی ہے۔

۸۔ فاضل مؤلف اجتہادی شان رکھتے ہیں اسی وجہ سے اختلافِ اُمّت مُسلمہ کے حوالے سے بہت سی بنیادی کتب ان کی کتاب کے مآخذ نہیں بن سکیں۔ دور کیوں جایئے، صرف اردو زبان میں اختلافِ اُمّت مُسلمہ کی دو مشہور کتابیں ۱۔ اختلافِ اُمّت اور صراطِ مستقیم، از مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ اور ۲۔ الاعتدال فی مراتب الرجال (اسلامی سیاست) از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ اس کتاب میں موجود نہیں، نہ فاضل مؤلف نے ان کتابوں کی فہرست میں ان کا نام ذکر کیا ہے جن سے انہوں نے استفادہ کیا ہے۔

اسی طرح مدینہ منوّرہ میں مقیم معروف شامی محدث شیخ محمد عوّامہ کی دو شہرۂ آفاق کتابیں ۱۔ ادب الاختلاف فی مسائل العلم والدین اور ۲۔ اثر الحدیث الشریف فی اختلاف الفقہاء، بھی فاضل مؤلف کے مطالعے کی مستحق ہیں۔ جو بہت حوالوں سے زیرِ نظر موضوع پر ابہامات کو دور کر کے فہمِ صحیح تک رہنمائی کرتی ہیں۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فاضل مؤلف کے دردِ دل اور خلوصِ نیت کو قبول فرما کر انہیں اپنی بات کو صحیح کرنے اور صحیح طریقے سے بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کو دنیا و آخرت میں ہمارے اور ان کے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین

● کتاب: علماء اہل حدیث کا ذوق تصوف مرتب: حکیم طارق محمود چغتائی

ضخامت: 2600 قیمت: 2100

ناشر: مرکز روحانیت و امن، عبقری اسٹریٹ نزد قرطبہ مزنگ لاہور (مبصر: مولوی اخلاق احمد)

عام طور پر مسلکِ اہل حدیث سے وابستہ افراد کو تصوف اور روحانیت سے نابلد کہہ کر علم تزکیۂ نفس کا مخالف بتایا جاتا ہے یہ بات حقیقت سے بالکل مختلف ہے۔ غزنوی علمائے اہل حدیث اور اسی طرح دوسرے علماء اہل حدیث جن کا تذکرہ ’’الفیوض المحمدیہ (مصنف ابراہیم خلیل)‘‘ اصحاب علم وفضل (مصنف محمد تنزیل صدیقی)‘‘ میں ملتا ہے، یہ تمام لوگ ذوقِ تصوف سے بہرہ ور اور روحانیت و تزکیۂ نفس سے گہرا شغف رکھتے تھے۔ مولانا عبدالمجید سوہدروی اہل حدیث اکابر علماء میں شمار ہوتے ہیں، آپ کا شمار مولانا ابراہیم سیالکوٹی کے تلامذہ میں ہوتا ہے، اس موضوع پر ’’کرامات اہل حدیث‘‘ کے نام سے اُن کی خوبصورت تصنیف معروف ہے۔

حکیم طارق محمود چغتائی معروف سیّال قلم مصنف اور کثیر التصانیف صاحبِ کتاب ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب اُن کی